خطبہ جمعہ

بعنوان

آخری عشرے کی عبادات

سلسلۃ منبر الحکمۃ

144

بتاریخ: 24 مئی 2019

بمطابق: ١٨ رمضان ١٤٤٠ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ کے اہم نکات

- ❀ عبادت وریاضت کا خصوصی اہتمام
- ❀ اعتکاف کے مسائل
- ❀ لیلۃ القدر کی تلاش
- ❀ صدقہ فطر کے مسائل

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

الحمد للہ! ہم رمضان المبارک کے ایک عشرے کی بہاریں دیکھ چکے ہیں، دوسرے عشرے کی رحمتیں سمیٹ رہے ہیں اور کچھ ہی دِنوں کے بعد تیسرے عشرے کی برکات سے اپنادامن بھریں گے۔ان شاءاللہ

یوں تو رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی رب تعالیٰ کی بندگی اور اس کو منانے کا مہینہ ہے، کیونکہ اس کے اوّل دِن سے ہی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا کَانَتْ أَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، صُفِّدَتِ الشَّیَاطِینُ ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ ، فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ ، وَنَادٰی مُنَادٍ: یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ أَقْبِلْ ، وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ، وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ ، وَذٰلِكَ فِی کُلِّ لَیْلَةٍ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دِیے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک بھی کھولا نہیں جاتا، جنت کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک بھی بند نہیں کیا جاتا، اور ایک اعلان کرنے والا یہ آواز لگاتا ہے: ’’اے خیر و بھلائی کے متلاشی! آگے بڑھ، اور اے برائی کے طلب گار! رُک جا۔‘‘ اور اللہ تعالیٰ جہنم سے (بعض) لوگوں کو آزاد کرتا ہے، اور (رمضان) کی ہر رات اسی طرح ہوتا ہے۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی: 682 ۔ سنن النسائی: 2107 ۔ سنن ابن ماجہ: 1642

یعنی پورا ماہِ رمضان ہی نیکیوں کا موسمِ بہار ہے لیکن آخری عشرے کو کچھ خصائص اور فضائل حاصل ہیں۔ اس میں عبادات کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے، جس کی وجہ اس عشرے کی کچھ خاصیات کے علاوہ یہ بھی ہے کہ چند ہی دِنوں کے بعد رحمتوں اور برکتوں والا یہ مہینہ ہم سے رخصت ہونے والا ہوتا ہے، لہٰذا تمام مسلمان ان دنوں میں نیکی کے جمیع کاموں میں زیادہ رغبت اور شوق و شغف رکھتے ہیں، تاکہ اس مہینے کے آخری دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمالی جائیں اور گناہ بخشوا لیے جائیں۔ کیا معلوم کہ آئندہ سال ہمیں یہ مبارک مہینہ دیکھنا نصیب بھی ہو یا نہیں!

عبادت و ریاضت کا خصوصی اہتمام:

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دِنوں میں دیگر ایام کی نسبت عبادت و ریاضت کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

’’رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں اس قدر عبادت و ریاضت کیا کرتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھے کہ اتنی کسی اور دِنوں میں نہیں کرتے تھے۔''

صحیح مسلم: 1175

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَأَحْيَا لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ.

''جب (آخری) عشرہ آجاتا تو نبی ﷺ کمر کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔''

صحیح البخاری: 2024 ۔ صحیح مسلم: 1174

شَدَّ مِئْزَرَهٗ کے الفاظ عبادت کی تیاری اور عادت سے زیادہ عبادت کی کوشش سے کنایہ ہیں، اور اس کا معنی عبادت میں تیزی ہے۔ اور یہ ایک قول کے مطابق اس کا معنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنا اور ہمبستری نہ کرنا ہے۔ یعنی جائز خواہشات کی تکمیل سے بھی کنارہ کش ہو کر مکمل طور پر ربِ کریم کی بندگی کے لیے وقف ہو جانا۔

اور أَحْيَا لَيْلَهٗ کا معنی ہے: رات کو نوافل وغیرہ کی ادائیگی کے لیے بیدار رہا کرتے تھے۔ اسے اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ رات کا اکثر حصہ بیدار رہتے تھے، یا پھر اس کا معنی یہ ہوگا کہ آپ ﷺ عشاء اور سحری وغیرہ کو نکال کر ساری رات قیام کرتے تھے۔ یعنی رات کا اکثر حصہ بیدار رہتے تھے، کیونکہ ساری رات جاگنا مقصودِ شرع نہیں ہے بلکہ انسان کے جسم کا بھی اس پر حق ہے کہ اس کو آرام دے۔ نبی کریم ﷺ آرام بھی فرماتے تھے اور قیام اللیل بھی کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بیان کرتی ہیں کہ:

لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

''مجھے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی ایک ہی رات میں پورا قرآن پڑھا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو یا پھر صبح تک ساری رات قیام ہی کرتے رہے ہوں، اور رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مکمل مہینے کے روزے رکھے ہوں۔''

[صحیح] سنن النسائی: 1641

وَأَيْـقَـظَ أَهْلَهُ یعنی قیام اللیل کے لیے اپنی ازواج مطہرات کو بھی بیدار کیا کرتے تھے، یہ تو معلوم ہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو سارا سال ہی جگایا کرتے تھے، لیکن یہ صرف رات کے کچھ حصہ میں قیام کیلیے ہوتا تھا۔

اعتکاف:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ایک اہم خصوصیت اعتکاف ہے۔ اعتکاف کا لفظی معنیٰ '' یکسوئی کے ساتھ جھک کر بیٹھنا'' ہے۔ اس میں چونکہ انسان دنیا داری سے بالکل کٹ کر مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ کی عبادت کے لیے مسجد میں آ کر بیٹھ جاتا ہے، اس لیے اس کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا معمولِ مبارک تھا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے اور دُنیوی معاملات وتعلقات ختم فرما دیتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَـانَ رَسُـولُ الـلّـهِ صَـلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔''

صحیح البخاری: 2025 ۔ صحیح مسلم: 1171

نبی کریم ﷺ اعتکاف کی اس قدر پابندی فرماتے تھے کہ ایک بار آپ ماہِ رمضان میں اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو ماہِ شوال کے آخری دس دِن آپ نے اعتکاف کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَـمْ يَـعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ العَشْرِ مِنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شَوَّالٍ.

’’آپ ﷺ رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کر سکے، حتیٰ کہ آپ نے شوال کے آخری دس دِن اعتکاف فرمایا۔‘‘

صحیح البخاری: 2041

اعتکاف کے چند ضروری مسائل

اعتکاف جامع مسجد میں بیٹھیں:

اعتکاف جامع مسجد میں ہی بیٹھنا چاہیے، یعنی جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ.

’’اعتکاف کرنے والے کے لیے مسنون یہ ہے کہ جامع مسجد کے علاوہ اعتکاف نہیں ہوتا۔‘‘

[حسن صحیح] سنن أبی داود: 2473

جائے اعتکاف میں کس وقت داخل ہوں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ.

’’نبی ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ لگاتی اور آپ صبح کی نماز پڑھ کر خیمے میں داخل ہوتے۔‘‘

صحیح البخاری: 2033

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیوی سے ملاقات اور اسے گھر تک چھوڑنا:

معتکف کو بیوی ملنے آسکتی ہے اور اگر واپس گھر جانے میں کوئی خطرہ ہو، یا اندھیرا ہو، یا کسی قسم کی رکاوٹ اور مشکل درپیش ہو تو خاوند اسے گھر تک چھوڑنے بھی جا سکتا ہے۔ اُم المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي المَسْجِدِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا.

''وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں دورانِ اعتکاف ملنے آئیں اور آپ ﷺ کے پاس کچھ وقت بیٹھ کر باتیں کیں، پھر وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی ﷺ بھی انہیں واپس چھوڑ کر آنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔''

صحيح البخاري: 2035

حائضہ عورت معتکف کو کنگھی کر سکتی ہے:

حائضہ عورت اپنے معتکف خاوند کو کنگھی کر سکتی ہے۔اس کی صورت یہ ہوگی کہ عورت مسجد سے باہر رہے اور خاوند اپنا سر مسجد سے باہر کی طرف جھکا دے اور عورت وہیں سے کنگھی وغیرہ یا دیگر کوئی خدمت کر دے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي المَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

''نبی کریم ﷺ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوتے اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی، حالانکہ میں حالتِ حیض میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوتی۔''

صحیح البخاری: 2028

اور ایک روایت میں ہے کہ:

وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

''آپ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تھے تو اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی، حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔''

صحیح البخاری: 2031

مباشرت کی ممانعت:

ویسے تو رمضان المبارک کی راتوں بیوی سے ہمبستری کی اجازت ہے لیکن اعتکاف کی حالت میں مباشرت بھی منع ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ [البقرة: 187]

''اور تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔''

معتکف ناگزیر صورت میں گھر جا سکتا ہے:

معتکف کو بلا ضرورت مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی صورت یا ضرورت پیش آ جائے کہ جس میں گھر جانے کے بغیر چارہ نہ ہو تو معتکف ایسی حالت میں گھر جا سکتا ہے لیکن ضرورت سے زیادہ دیر تک وہاں نہ رُکے، بلکہ کام کرنے کے بعد واپس مسجد میں آ جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

''آپ ﷺ جب اعتکاف بیٹھے ہوتے تھے تو بہت ضروری کام کے لیے ہی گھر تشریف لاتے تھے۔''

صحیح البخاری: 2029

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عورت بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہے

عورت بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات بھی اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

''نبی کریم ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات نے اعتکاف کیا۔''

صحيح البخاری: 2026 ـ صحيح مسلم: 1172

لیکن عورتوں کے اعتکاف بیٹھنے کی جگہ بھی مسجد ہی ہے، نہ کہ گھر۔ عورتوں کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی دلیل خود نبی کریم ﷺ کی اپنی ازواجِ مطہرات کو اس کی اجازت دینے سے ملتی ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے لیے اعتکاف کا خیمہ لگایا کرتی تھی، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اپنا خیمہ لگانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی، چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی وہاں اپنا خیمہ لگا لیا۔ جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو انہوں نے ایک اور خیمہ وہاں نصب کر لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے وہاں کئی خیمے لگے دیکھے تو استفسار فرمایا:

((مَا هٰذَا؟))

''یہ کیا ہے؟''

جب آپ ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ))

''کیا تم اس سے نیکی کا ارادہ رکھتے ہو؟''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھر آپ ﷺ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔

صحیح البخاری: 2033

نبی ﷺ نے ازواجِ مطہرات کے متعدد خیمے دیکھ کر برہمی کا اظہار اس لیے فرمایا کہ انہوں نے ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی خیمے لگائے تھے، ورنہ تو آپ نے اجازت دے رکھی تھی، تبھی تو ان کے خیمے مسجد میں لگتے تھے۔ اگر اجازت نہ ہوتی تو آپ واضح فرما دیتے کہ عورتوں کا مسجد میں اعتکاف جائز نہیں ہے۔

دس دِن سے زائد بھی اعتکاف ہوسکتا ہے:

اعتکاف کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کوئی مدت متعین نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دس دِن کا اعتکاف بھی فرمایا ہے اور بیس دن کا بھی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

> كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.
>
> ”نبی ﷺ ہر ماہِ رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، اور جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔“

صحیح البخاری: 1903

ایک ضروری احتیاط:

دورانِ اعتکاف ہر معتکف کے لیے ایک نہایت ضروری احتیاط یہ ہے کہ وہ موبائل فون کا استعمال بالکل نہ کرے، یا بہت ہی کم؛ صرف انتہائی ضرورت کے وقت کرے۔ کیونکہ یہ موبائل ایسی چیز ہے جس نے انسان کو ہر ضروری کام سے غافل کر رکھا ہے اور اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا سارا وقت فضولیات ولغویات اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کروا رہا ہے۔آج کل ہر بندے کے پاس Android موبائل ہے،جس میں دنیا جہان کی ہر اچھائی اور ہر برائی موجود ہے۔فیس بک، یوٹیوب، واٹس ایپ،ٹویٹر اور انسٹا گرام کے علاوہ دیگر بے شمار ایسی ایپس موجود ہیں جو انسان کو نہ صرف نیکی کے کاموں سے غافل کیے ہوئے ہیں بلکہ برائی کے گڑھے میں بھی دھکیل چکی ہیں۔ بندۂ مومن کا تو ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہوتا ہے جبکہ یہ موبائل ایسی آفت ہے کہ کئی کئی گھنٹے ضائع کروا دیتا ہے اور بندے کو احساس تک نہیں ہوتا۔ یہ دیگر اخلاقی و دِینی کوتاہیوں کا ذریعہ بننے کے ساتھ ساتھ مسلمان کو یادِ الٰہی سے غافل کرنے کا بھی بہت بڑا سبب بن چکا ہے۔

خدارا! اگر آپ نے یہ دس دِن ربِ کریم کی بندگی کے لیے وقف کرنا ہیں تو پھر اس سے لاتعلقی اختیار کر لیجیے، تا کہ آپ پورے خشوع وخضوع اور مکمل انہماک وتوجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادات بجالاسکیں اور ذرا بھی غفلت کا شکار نہ ہوں۔

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی تلاش:

لیلۃ القدر کا مطلب ہے قدر اور تعظیم والی رات ہے یعنی ان خصوصیتوں اور فضیلتوں کی بنا پر یہ قدر والی رات ہے۔یا پھر یہ معنی ہے کہ جو بھی اس رات بیدار ہو کر عبادت کرے گا وہ قدر وشان والا ہوگا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس رات کی جلالت ومنزلت اور مقام ومرتبہ کی بنا پر اس کا نام لیلۃ القدر رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس رات کی بہت قدر ومنزلت ہے۔اس عشرے اور دنوں کی فضیلت اور خصوصیت اور باقی دوسرے دنوں سے امتیازی حیثیت یہ بھی ہے کہ اس میں ایک ایسی رات پائی جاتی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بہتر اور افضل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ یوں فرمایا:

﴿اِنَّـآ اَنْـزَلْنٰـهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۞ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۞ لَیْلَةُ

الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ٭تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ٭سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ٭﴾

''یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا اور تجھے کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے اس میں (ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں یہ رات سراسر سلامتی والی ہے اور یہ فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام مہینوں پر رمضان المبارک کو خاص فضیلت عطا فرمائی ہے اور پھر رمضان المبارک میں بھی تمام راتوں سے افضل واشرف لیلۃ القدر کو قرار دیا ہے۔اس شرف وفضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں اپنے مقدس کلام کو نازل فرمایا تھا اور اسی وجہ سے سال بھر کی کوئی بھی رات اس کے پایہ مرتبت کو نہیں پہنچ سکتی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو صرف اس ایک رات کی عبادت کو ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر گردانا ہے۔

اس رات میں عبادت کرنے کی فضیلت رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

''جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا؛ اس کے بھی پچھلے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 683

اس رات کو رمضان اور خاص کر اس کے آخری عشرہ میں تلاش کرنا مستحب ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ))

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور فرماتے: لیلۃ القدر کو ماہِ رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔''

صحیح البخاری: 2020 ۔ صحیح مسلم: 1167

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي ، فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ))

''مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، پھر مجھے میری کسی اہلیہ نے بیدار کر دیا تو مجھے وہ بھلا دی گئی۔ چنانچہ تم اس رات کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔''

صحیح مسلم: 1166

لیلۃ القدر چونکہ متعین نہیں ہے کہ ماہِ رمضان کی کس تاریخ کو ہوتی ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ نے اسے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ آخری عشرے کی پانچوں طاق راتوں میں اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی جائے، نوافل ادا کیے جائیں، تلاوتِ قرآن ہو اور رب کے حضور میں گڑگڑا کر اپنی مغفرت و نجات اور جملہ حاجات کے لیے دعائیں مانگی جائیں۔ کیا معلوم کہ کون سی رات شبِ قدر ہو، ہمیں وہ میسر آ جائے اور ہماری نجات کا سبب بن جائے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں لیلۃ القدر کا بتانے کے لیے نکلے تو آگے دو مسلمان باہم جھگڑ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ ، وَالسَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''میں تمہیں شب قدر کا بتانے کے لیے آیا تھا لیکن فلاں فلاں جھگڑ پڑے تو اس (رات) کی پہچان کو اُٹھا لیا گیا (یعنی مجھے بھلا دیا گیا) اور اُمید ہے کہ تمہارے لیے یہی بہتر ہوگا، لہٰذا اب تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔''

صحیح البخاری: 2023

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((التَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ القَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى))

''شبِ قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو، جب باقی نو رہ جائیں تو ان میں، پھر جب سات رہ جائیں تو ان میں، پھر جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں تو ان میں تلاش کرو۔''

صحیح البخاری: 2021

اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي العَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَعْتَكِفِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ، وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ المَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ المَسْجِدُ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ عَـلـى جَبْهَتِهِ أَثَرُ المَاءِ وَالطِّينِ ، مِنْ صُبْحِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ.

''رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔آپ نے ایک سال اعتکاف کیا،جب اکیسویں رات آئی اور یہ وہ رات ہے جس کی صبح آپ اعتکاف سے باہر ہوتے تھے،تو آپ نے فرمایا:''جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف میں گزارے کیونکہ مجھے اس رات شب قدر دِکھائی گئی ہے، پھر اسے میرے ذہن سے محو کر دیا گیا، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اکیسویں کی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں، اس لیے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔'' واقعہ یہ ہے کہ اس رات بادل برسا اور مسجد چونکہ کھجور کی شاخوں سے تھی، اس لیے وہ بھی بہہ پڑی۔میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اکیسویں رات کی صبح آپ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان دیکھا۔''

صحيح البخاري: 2027

اور ستائیسویں رات میں اس کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے، کیونکہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ))

''لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہوتی ہے۔''

[صحيح] سنن أبي داود: 1386

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کو مخفی اس لیے رکھا کہ اس کے بندے اسے تلاش کرنے کی تگ ودو کریں اور عبادت کرنے کی کوشش کریں، جیسا کہ جمعے کے دن اس گھڑی کو خفیہ اور پوشیدہ رکھا گیا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

لہٰذا مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ نبی ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آخری دس دنوں اور راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کے لیے خوب عبادت کریں، کثرت سے ذِکر وتلاوت کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی نجات کے لیے دعائیں اور التجائیں کریں۔

لیلۃ القدر کی علامات:

1......پہلی علامت یہ ہے کہ اس صبح سورج طلوع ہو تو اس میں تمازت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا.

''اس (لیلۃ القدر) کی علامت یہ ہے کہ جب اس دِن کی صبح سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں تپش نہیں ہوتی۔''

صحیح مسلم: 762

2......دوسری علامت یہ ہے کہ وہ رات نہ تو زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ ہی سرد، بلکہ معتدل ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((وَهِيَ لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ، لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ))

''یہ رات خوب روشن اور پرسکون ہوگی، نہ گرم ہوگی اور نہ ٹھنڈی۔''

[قال الشيخ الألباني: هذا حديث صحيح لشواهده] صحيح ابن خزيمة: 2190

3......تیسری علامت یہ ہے کہ وہ روشن رات ہوتی ہے اور اس میں کوئی ستارہ نہیں پھینکا جاتا۔ یہ علامت سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مجمع الزوائد: 3 / 179

تنبیہ:

لیلۃ القدر کی نشانیوں سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس نے بھی لیلۃ القدر کو پالیا اور اس میں قیام کیا وہ اسے حاصل بھی گئی ہے، بلکہ اس میں معتبر تو اخلاصِ نیت اور کوشش ہے، چاہے اسے علم ہو یا نہ ہو، اور بعض اوقات ہوسکتا ہے کہ جنہیں اس کا علم بھی نہیں ہوسکا وہ اپنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اجتھاد اور کوشش کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے ہاں لیلۃ القدر کو جاننے والوں سے کئی درجے افضل اور بہتر ہوں۔

لیلۃ القدر کی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے لیلۃ القدر کا پتہ چل جاتا ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی.

’’اے اللہ! یقیناً تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا مجھے بھی معاف فرمادے۔‘‘

[صحيح] سنن الترمذی: 3513 ۔ سنن ابن ماجه: 3850

آخری عشرہ اور ہم:

آخری عشرے کو بہت ہی اہتمام سے اور پوری لگن وجستجو کے ساتھ گذارنے کی ضرورت ہے، عبادتوں، تلاوتوں، اذکار، دعاومناجات میں بسر کرنا چاہیے۔ یہ تو نیکیوں کے موسمِ بہار کا اختتامی دور ہوتا ہے، جیسا کہ سیزن کے اختتام پر لوگ دن رات محنت کرتے ہیں، پوری کوشش وفکر کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں، ہر طرح کے آرام وراحت کو قربان کرکے مشقت اٹھاتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ تھوڑی سی مشقت ہے پھر پورا سال آرام ہی آرام ہوگا، ٹھیک اسی طرح رمضان کا آخری عشرہ نیکیوں کے موسم کا اختتامی زمانہ ہوتا ہے، جس میں نیکیوں کی مانگ بڑھ جاتی ہے اور اجر وثواب، عطا وبخشش، عفو ودرگذر، جہنم سے خلاصی اور توجہاتِ ربانی اور عنایاتِ الٰہی کی گرم بازی ہوتی ہے، ایسے عظیم عشرے کو ہم بڑی بے قدری اور لاپروائی کے ساتھ ضائع کردیتے ہیں۔ اوّل تو بہت سے لوگ سہولتوں اور آسانیوں کے باجود بھی اعتکاف نہیں کرتے، نہ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور طاق راتوں کو بھی روایتی انداز میں چند بیانات یا تقاریر سننے تک محدود کرلیتے ہیں۔ بے شمار لوگ وہ ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو آخری عشرے کو خریداری کا عشرہ بنائے ہوئے ہیں، اس عشرے میں مسجدیں آباد ہونے کی بجائے بازار آباد ہو جاتے ہیں، خرید و فروخت کی دھوم مچی ہوتی ہے، بازار مسلمان مرد وخواتین سے بھرے ہوتے ہیں اور ہر طرف ایسا لگتا ہے کہ گویا ان دِنوں میں مسلمانوں کا مقصد بس عید کی شاپنگ ہی رہ گیا ہے۔ کاروباری حضرات کاروبار کی دھن میں اہم اہم عبادتیں تک چھوڑ دیتے ہیں اور لوگ خریداری کی فکر میں اعمال سے غافل ہو جاتے ہیں۔ کس قدر محرومی اور بدنصیبی کی بات ہے کہ جو رمضان ہمیں نیکیوں سے مالا مال کرنے کے لیے آیا تھا اور جس کی ہر گھڑی اور ہر ساعت میں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ بندوں کی طرف ہوتی ہے، اور ہر نیک کام کے اجر و ثواب کو بڑھا دیا جاتا ہے، ایسے مہینے کو سستی و غفلت اور کاہلی میں گذار دیا جاتا ہے اور بالخصوص جو عشرہ اپنے اختتام پر رحمتوں کو لٹانے اور عطا و بخشش سے سرفراز کرنے لیے آتا ہے ہم لوگ اس کو بازروں کی نذر، غیر ضروری مشاغل اور لایعنی کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

> كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِى غَيْرِهِ.
>
> ''رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں اس قدر عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے کہ اتنی کسی اور دِنوں میں نہیں کرتے تھے۔''

صحیح مسلم: 1175

نبی کریم ﷺ کے اس عمل مبارک سے ہی واضح ہوتا ہے کہ ان دس ایام کی کس قدر فضیلت اور اہمیت ہے۔ آپ ﷺ کے ہر اُمتی کو چاہیے کہ آپ کی سنت اور اُسوہ کو اپناتے ہوئے رمضان المبارک کے باقی ایام کی قدر کی جائے اور عشرۂ اخیرہ کو پورے اہتمام کے ساتھ گذارا جائے۔ فرائض و نوافل، تلاوتِ قرآن اور ذکر و دُعا کا التزام کیا جائے، جو کچھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کمی کوتاہی گذشتہ دنوں میں ہوگئی اور جو لاپروائی ابتدائی ایام میں ہوئی اس کی مکمل تلافی کے لیے آخری عشرے کو پوری فکر اور تڑپ کے ساتھ بسر کیا جائے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بھی ہمارے دامن میں آئیں گی اور انعامات وعنایات کے بھی ہم حق دار بنیں گے۔

صدقۃ الفطر (فطرانہ)

فرضیت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى العَبْدِ وَالحُرِّ ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى ، وَالصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ مِنَ المُسْلِمِينَ.

''رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو؛ ہر مسلمان غلام، آزاد، مرد، عورت اور چھوٹے، بڑے پر فرض فرمایا ہے۔''

صحیح البخاری: 1503 ۔ صحیح مسلم: 984

صدقہ فطر ہر مسلمان پر فرض ہے، اس کے لیے صاحبِ نصاب ہونا شرط نہیں ہے۔

مقصد:

صدقہ فطر کی فرضیت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان سے روزوں میں ہونے والی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جائے اور غرباء کے ساتھ کچھ مالی تعاون ہو جائے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو لغویات اور فحش گوئی (کے گناہ) سے پاک کرنے کے لیے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لیے زکاۃ الفطر کو فرض کیا ہے۔‘‘

[حسن] سنن أبی داود: 1609 ۔ سنن ابن ماجہ: 1828

ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر کی ادائیگی نمازِ عید پڑھنے کے لیے عیدگاہ جانے سے پہلے پہلے کر دینی چاہیے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ.

’’آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ لوگوں کے (عید کی) نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔‘‘

صحیح البخاری: 1503 ۔ صحیح مسلم: 984

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ.

’’جو شخص اس (صدقہ فطر) کو نمازِ عید سے پہلے ادا کر دے گا تو یہ مقبول زکاۃ ہو گی، اور جو اسے نمازِ عید کے بعد ادا کرے گا تو یہ ایک عام صدقہ ہی ہوگا۔‘‘

[حسن] سنن أبی داود: 1609 ۔ سنن ابن ماجہ: 1828

اس سے مراد انتہائے وقت ہے، یعنی یہ حکم نہیں ہے کہ عید کے دن ہی ادا کیا جائے، بلکہ ایک دو دن پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے، تاکہ غرباء و مساکین بھی اپنی ضروریات کی چیزیں خرید کر دیگر لوگوں کے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

مقدار:

حجازی صاع دو سیر چار چھٹانک کا ہوتا ہے۔ گندم، جو، کھجور، پنیر، کشمش وغیرہ کا ایک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صاع گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جائے، یعنی جتنے گھر کے افراد ہوں گے، چھوٹے بڑے، سب کی طرف سے ایک ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔ یا نقدی کی صورت میں ان کی قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com